

38205-روزہ دار کا کم مقدار میں عداقیٰ کرنے کا حکم

سوال

کیا تھوڑی مقدار میں عدا کی گئی قیٰ روزے کو فاسد کر دیتی ہے؟ جو کہ قیٰ اور تھوک کے مابین سی تھی، گزارش ہے کہ حکم کی وضاحت کی جائے؟

پسندیدہ جواب

کھانے وغیرہ کا پیٹ سے باہر نکلنے کو قیٰ کہا جاتا ہے، لسان العرب میں ہے "القیء پیٹ میں پانی جانے والی اشیاء کو جان بوجھ کر باہر نکالنے کا نام ہے" دیکھیں لسان العرب (1/135)

روزہ فاسد کر دینے کے متعلق اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کسی شخص نے قیٰ جان بوجھ کر کی تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، اور اس پر اس دن کی قضا میں روزہ رکھنا لازم ہے، لیکن اگر قیٰ اس پر غالب آجائے اور اس کے اختیار کے بغیر کی ہی قیٰ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کچھ نہیں، اس کی تفصیل سوال نمبر (38023) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے۔

اور اگر کسی بیماری کی بنا پر اسے قیٰ کرنا پڑے اور قیٰ اس کے علاج میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہو تو جان بوجھ کر قیٰ کرنا جائز ہے اور اس کے بدلے میں اسے رمضان کے بعد ایک دن کی قضا کرنا ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور جو کوئی بھی تم میں سے مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے﴾ البقرة (185)

صحیح تو یہی ہے کہ قیٰ کی مقدار کم ہو یا زیادہ اس میں کوئی فرق نہیں، لہذا اگر کسی نے جان بوجھ کر عدا قیٰ کی اور تھوڑی سی چیز کا اخراج بھی ہو گیا تو اس کا روزہ ختم ہو جائے گا، "الفروع" میں ہے کہ:

"اور اگر اس نے جان بوجھ کر خود قیٰ کی تو کوئی بھی چیز قیٰ میں نکل آئی اس کا روزہ ختم ہو جائے گا کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے: (جس کو قیٰ خود بخود آئے اس پر کچھ نہیں اور جس نے عدا جان بوجھ کر قیٰ کی وہ قضا کرے) دیکھی: الفروع (3/49)

یہ حدیث ابو داؤد (2380) اور ترمذی (720) نے روایت کی اور کہا ہے کہ اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لیکن تھوک اور قیٰ میں فرق ہے، لہذا تھوک اور بلغم وغیرہ پیٹ سے نہیں آتیں اس لیے ان کے اخراج یا تھوکنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن قیٰ تو پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اسے نکالنے کو کہتے ہیں جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

واللہ اعلم۔